www.KitaboSunnat.com

غازی عزیر

حدیث و سنت

حدیث اللّٰھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک کی تحقیق

مجلس التحقیق الاسلامی لاہور کا مؤقر علمی مجلّہ ماہنامہ "محدث" مجریہ ماہ شوال/ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ بمطابق مئی / جون ۱۹۹۰ء پیش نظر ہے۔ کتاب و حکمت کے تحت سلسلہ وار شائع ہونے والی نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی مشہور اردو تفسیر "ترجمان القرآن" کی جاری قسط میں "رعد" اور "صاعقہ" کی تفسیر و معانی بیان کرتے ہوئے ایک حدیث یوں نقل کی گئی ہے:

> ابن عمرؓ فرماتے ہیں: جب رسول اکرم ﷺ "رعد" اور "صاعقہ" کی آواز سنتے تو یوں فرماتے: اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذلک "اے اللہ ہمیں اپنے غضب اور عذاب سے ہلاک نہ کر دینا اور اس سے پہلے ہمیں معاف کر دے" ترمذیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ اسے حدیث غریب لکھا ہے۔ غریب حدیث صحیح حدیث کی ایک قسم ہے...... الخ[1]

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ترمذیؒ نے اس کی غرابت اسناد کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے: ھذا حدیث غریب، لا نعرفه الا من ھذا الوجه"[2] جامع ترمذی کے مشہور شارح علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ، امام ترمذیؒ کے اس قول کی شرح میں فرماتے ہیں:

> "اس کی تخریج امام احمدؒ[3]، امام بخاریؒ نے الادب المفرد[4] میں، امام نسائیؒ نے عمل الیوم واللیلہ[5] میں، اور امام حاکمؒ نے مستدرک[6] میں کی ہے"[7]

علامہ مبارکپوریؒ نے جن کتب احادیث میں اس حدیث کی تخریج کیے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے، ان کے علاوہ امام ابن ابی شیبہؒ نے "مصنف"[8] میں، ابن السنیؒ نے "عمل الیوم واللیلہ"[9] میں، امام طبرانیؒ نے "کتاب الدعاء"[10] میں اور بیہقی نے "السنن الکبریٰ"[11] میں بھی اس کی تخریج اسی طریق ـــــ یعنی عن الحجاج بن ارطاۃ حدثنی ابو مطر انه سمع سالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیه قال کان النبی ﷺ فذکرہ ـــــ کے ساتھ کی ہے۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں: "یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔" امام ذہبیؒ نے بھی "تلخیص المستدرک" میں امام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکمؒ کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ حافظ عراقیؒ نے "تخریج احیاء علوم الدین" میں اس سند کو "حسن" [12] قرار دیا ہے۔ علامہ ابن علانؒ "الفتوحات الربانیہ" میں فرماتے ہیں: "ابن الجزریؒ نے "تصحیح المصابیح" میں فرمایا ہے: "اس حدیث کو نسائیؒ نے عمل الیوم واللیلہ میں اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے، اس کی اسناد جید اور اس کے کئی طرق ہیں" [13] اور حافظ رحمہ اللہ "تخریج الاذکار" میں فرماتے ہیں: "اس کی تخریج احمدؒ اور ..... نے کی ہے اور حاکمؒ نے تو اس کی تخریج متعدد طرق سے کی ہے" [14] علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیمؒ نے "الوابل الصیب من الکلم الطیب" [15] میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ علامہ مناویؒ التیسیر میں فرماتے ہیں: "اس کی بعض اسانید صحیح اور بعض ضعیف ہیں" شیخ الغماری نے "کنز الثمین" [16] میں علامہ مناویؒ کی ہی تقلید فرمائی ہے۔ علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالیؒ نے بھی ترجمان القرآن کے مذکورہ بالا اقتباس میں اس حدیث کی صحت کا دعویٰ بایں الفاظ: "ترمذیؒ نے اسے روایت کیا ہے۔ حدیث غریب لکھا ہے۔ غریب حدیث صحیح حدیث کی ایک قسم ہے" کیا ہے۔ مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹیؒ نے بھی حدیث زیر بحث کو اپنی متداول کتاب "صلوۃ الرسول ﷺ" میں بحوالہ (بخاری) درج کیا ہے اور پروفیسر طیب شاہین لودھی نے کتاب "اذکار ماثورہ" [17] میں اس حدیث کو بحوالہ سنن الترمذیؒ اس طرح ذکر فرمایا ہے:

> "حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بادل کی کڑک سن کر یہ دعا مانگا کرتے تھے، الخ"

حالانکہ یہ حدیث حضرت عمرؓ کے بجائے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔ اسی طرح جناب حکیم محمد صادق صاحبؒ کا مابین القوسین صرف (بخاری) لکھ دینا عام قاری کو اس وہم میں مبتلا کرسکتا ہے کہ شاید امام بخاریؒ نے اس حدیث کو اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہوگا۔ حالانکہ اس کی تخریج امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں نہیں بلکہ "الادب المفرد" میں فرمائی ہے۔ ابن علانؒ کی کتاب "الفتوحات الربانیہ" کے حوالہ سے اوپر حافظؒ کا جو قول نقل کیا گیا ہے، اس میں مزید یہ بھی مذکور ہے: "پھر حافظؒ کے ان متعدد طرق کو بیان کیا ہے" مگر علامہ ابن علانؒ نے ان طرق کو اپنی کتاب میں نقل نہیں فرمایا ہے۔ حاکمؒ کے ان متعدد طرق کے تلاش کے لئے راقم نے "المستدرک علی الصحیحین" کو بالاستیعاب دیکھا مگر سوائے ابو مطر کے اس واحد طریق کے کوئی دوسرا طریق مستدرک کے کسی مقام پر نہ پایا۔ چنانچہ علامہ ابن علانؒ کے اس قول کو قبول کرنے میں قدرے تردد محسوس ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام تصحیحات و تحسینات کے باوجود قطعی بے غبار بات یہ ہے کہ یہ حدیث فی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلہ "ضعیف" ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ابو مطر "مجہول" [۱۸] اور دوسرا راوی حجاج ابن ارطاۃ نخعی کوفی "کثیر الخطاء"، "ضعیف" اور "مدلس" ہے۔

اس مطر کے متعلق امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "طبقہ ششم کا مجہول راوی ہے" علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "نہیں معلوم کہ وہ کون ہے"، امام ابن الجوزیؒ بیان کرتے ہیں: "امام رازیؒ کا قول ہے کہ یہ سب مجاھیل ہیں۔" علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: "میں اس کو نہیں جانتا۔" اور علامہ زیلعیؒ فرماتے ہیں: "ابن القطانؒ کا قول ہے کہ نہ اس کا حال معلوم ہے اور نہ اس کا نام۔" صرف امام ابن حبانؒ نے ابو مطر کو اپنی کتاب "الثقات" میں ذکر کیا ہے۔ لیکن امام موصوف کی توثیق غیر معتبر ہوتی ہے، کیونکہ آں رحمہ اللہ مجہول رواۃ کو بھی ثقات بیان کردیتے ہیں، جیسا کہ تمام علمائے تحقیق کے نزدیک معروف اور مشہور ہے۔

حجاج بن ارطاۃ النخعی سے اگرچہ امام مسلمؒ نے مقروناً تخریج کی ہے، لیکن ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ "حجاج مدلس تھا"، امام عجلیؒ فرماتے ہیں: "جائز الحدیث مگر صاحب ارسال تھا۔ یحییٰ بن کثیرؒ، مجاہدؒ، مکحولؒ اور زہری وغیرہ سے مرسل روایت بیان کرتا تھا، حالانکہ اس نے ان میں سے کسی سے کچھ بھی نہیں سنا تھا۔" امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: "صدوق ہے، بکثرت خطا اور تدلیس کرتا ہے" ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "امام نسائیؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ ضعفاء کے ساتھ تدلیس کرتا ہے۔ جن ائمہ نے اس پر تدلیس کا اطلاق کیا ہے، وہ یہ ہیں: ابن مبارکؒ، یحییٰ بن القطانؒ، یحییٰ بن معینؒ اور امام احمد۔ ابو حاتمؒ کا قول ہے کہ "جب حدثنا کہے تو وہ صالح ہے مگر قوی نہیں" آں رحمہ اللہ ہی "فتح الباری" میں حجاج کے متعلق فرماتے ہیں: "ضعیف، فیہ مقال، فیہ ضعف، مدلس، لا یحتج بہ" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "احد اوعیہ۔ العلم" ثوریؒ نے ان میں "لچک" بتائی ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ "حفاظ حدیث میں سے تھا" یحییٰ القطانؒ فرماتے ہیں کہ "میرے نزدیک وہ اور ابن اسحاق ہم پلہ ہیں۔" ابو حاتمؒ کا قول ہے: صدوق لیکن مدلس ہے پس اگر "ثنا" کہے تو وہ صالح ہے" نسائیؒ فرماتے ہیں: "قوی نہیں ہے" یحییٰ وغیرہ کا قول ہے: "ضعیف ہے" ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "خطاء کرتا ہے" ابن حبانؒ نے اسے "ثقات" میں ذکر کیا ہے۔ ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں: "اس کے ساتھ حجت نہیں ہے الا یہ کہ وہ "انا" یا "سمعت" کے ساتھ روایت کرے" بزارؒ کا قول ہے: حافظ لیکن مدلس اور فی نفسہ معجب تھا۔ شعبہ اس کی "ثنا" بیان کرتے تھے۔" ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "یہ ان رواۃ میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔"

"امام بیہقیؒ، امام دارقطنیؒ، عبدالحق اور ابن عبدالہادی رحمہم اللہ نے حجاج کی "تضعیف" کی ہے۔ ابن القطان اور خطابی رحمہما اللہ فرماتے ہیں "تدلیس کے ساتھ معروف ہے۔" علامہ زیلعیؒ فرماتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: "دارقطنیؒ نے ان کا تذکرہ حفاظ ثقات میں کیا ہے۔" امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: "زائدہ اس کی حدیث ترک کرنے کا حکم دیتے تھے، امام احمدؒ کا قول ہے: احادیث میں اضافہ کر دیا کرتا تھا اور ان لوگوں سے روایت بیان کرتا تھا جن سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی ہے، اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں ہے، یحییٰؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ آں رحمہ اللہ کا ایک اور قول ہے کہ اس حدیث کے ساتھ احتجاج نہیں ہے۔ ابو حاتم الرازیؒ فرماتے ہیں: "ضعفاء سے تدلیس کرتا ہے پس اگر "حدثنا فلان" کہے تو کوئی حرج نہیں"۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں: "اس پر زہری وغیرہ سے تدلیس کرنے کا عیب بیان کیا گیا ہے، کبھی کبھی خطا بھی کرتا ہے مگر اس پر کذب بیانی کی نسبت نہیں کی گئی ہے"۔ دارقطنیؒ کا قول ہے: "اس کے ساتھ حجت نہیں ہے۔" ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "ابن مبارک، یحییٰ القطان، ابن مہدی، یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبلؒ نے اس کو ترک کیا ہے" حجاج بن ارطاۃ کے تفصیلی ترجمہ کے لئے حاشیہ [19] میں مذکور کتب کی طرف مراجعت مفید ہوگی۔

پس ثابت ہوا ہے کہ زیر مطالعہ حدیث اصولاً "ضعیف" ہے۔ امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی الدمشقیؒ نے اپنی کتاب "الاذکار المنتخبۃ من کلام سید الابرار ﷺ" میں اس حدیث کے ضعف کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے:

"رویناه في كتاب الترمذي بإسناد ضعيف عن ابن عمرؓ به" [20]

مگر علامہ ابن علانؒ نے "اذکار" کی شرح میں "تخریج الاذکار" کے حوالہ سے امام نوویؒ کی تضعیف حدیث پر حافظ رحمہ اللہ کا یہ قول متعقباً نقل کیا ہے:

"پس شیخ نووی کا اس حدیث پر ضعف کا اطلاق کرنا جبکہ یہ متماسک ہے، اور ابن مسعودؓ کی سابقہ حدیث (اذا انقض الکوکب) کہ جس میں متہم بالکذب راوی کے ساتھ تفرد ہے، پر آپ کا سکوت فرمانا باعث تعجب ہے۔" [21]

بلاشبہ امام نوویؒ کا مشار الیہ حدیث پر سکوت فرمانا قطعاً غیر درست ہے، مگر اس کے ساتھ ہی آں رحمہ اللہ کا زیر بحث حدیث کی تضعیف فرمانا ہر لحاظ سے مبنی برحق ہے کیونکہ اس کی سند کا دارومدار ابو مطر اور حجاج بن ارطاۃ نخعی کوفی پر ہے، جن کا تذکرہ ہم اوپر بالتفصیل کر چکے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حافظ رحمہ اللہ کی امام نوویؒ پر تعقیب غیر موزوں اور قطعاً بے وزن ہے، واللہ اعلم

خلاصہ کلام: امام حاکم، امام ذہبی، حافظ عراقی، ابن قیم، ابن جزری، ابن علان، مناوی، نواب صدیق حسن خاں، علامہ مبارکپوری اور شیخ الغماری وغیرہ رحمہم اللہ نے زیر مطالعہ حدیث کی تصحیح و تحسین اور سکوت اختیار کرنے میں خطا کی ہے۔ امام نوویؒ اپنی تحقیق میں حق بجانب ہیں۔ امام نوویؒ کے علاوہ محدث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ